مصنف نے نہایت تفصیل سے اور بہت جزئیات میں جا کر ہدایات دی ہیں جن کی بنیاد اُن کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی شامل ہے۔

گمان ہے اگر کوئی زائر حج وعمرہ اس کتاب کو پڑھ کر مصنف کی ہدایات کو پلّے باندھ لے تو سفر کی بیش تر مشکلات سے محفوظ رہے گا اور یقینی طور پر مصنف کے حق میں دعا گو بھی ہوگا۔ (ر-ہ)

امریکا، زوال کی جانب، رضی الدین سید۔ ناشر: بیت السلام، شان پلازا، نزد مقدس مسجد، اُردو بازار، کراچی۔ فون: ۲۰۳۸۱۶۳-۰۲۱۔ صفحات: ۷۸۔ قیمت: درج نہیں۔

نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ کراچی کے زیر اہتمام تالیف وشائع کردہ یہ ایک مختصر مگر جامع اور اپنے موضوع پر عمدہ کتاب ہے۔ مصنف نے خبروں، تجزیوں اور تبصروں کی مدد سے امریکا کی زوال پذیری کے اسباب (اخلاقی گمراہ روی، خاندانی نظام کی تباہی، شرح پیدایش میں خطرناک کمی، یہودی سازشیں، معیشت کا زوال وغیرہ) پر اعداد وشمار اور حقائق کی مدد سے بحث کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: امریکا کے معاملے میں سارے اسباب زوال جمع ہو کر اجتماعی طور پر اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ اس لیے اب ''امریکا کا جانا ٹھیر گیا ہے، صبح گیا یا شام گیا''۔

اپنے موقف کی تائید میں مشرق ومغرب کے تجزیہ کاروں اور دانش وروں کی آرا بھی پیش کی ہیں۔ ضمیمے (مغرب میں بڑھتی ہوئی مسلم آبادی) میں گذشتہ ۴،۵ برسوں کی اہم خبریں اور اعداد وشمار درج کرنے کے بعد مصنف یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ''مسلم آبادی میں اضافے کی وجہ سے مغرب میں عملی، دعوتی اور اسلام پسند نوجوانوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوگا اور ان کے اثرات وسیع ہوں گے'' (ص ۷۱)۔ مصنف کا اسلوب تحقیقی ہے۔ آخر میں اُردو انگریزی کتابیات بھی شامل ہے۔ (ر-ہ)

معیار ۳ (تحقیقی مجلّہ) مدیران: معین الدین عقیل، نجیبہ عارف۔ ناشر: شعبہ اُردو، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، ایچ-۱۰، اسلام آباد۔ فون: ۹۰۱۹۵۴۷۔ ضخامت: ۴۸۸۔ قیمت: درج نہیں۔

یونی ورسٹیاں اپنی عمارتوں کے شکوہ اور فن تعمیر کی انفرادیت کے بل پر نہیں، بلکہ اپنے علمی کارناموں اور تحقیقی منصوبوں کی بنیاد پر پہچانی جاتی ہیں۔ بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی کے سب سے کم عمر شعبے نے جب معیار کے نام سے علمی وتحقیقی مجلّے کا اجرا کیا تو اس کا پہلا شمارہ ہی

اپنے نادر اور مسیاری لوازمے اور پیش کش کی ندرت کے سبب اہلِ علم کی توجہ کا مرکز بن گیا۔ اندیشہ تھا کہ مجلّے کے لیے اپنا معیار قائم رکھنا مشکل ہوگا، مگر مجلسِ ادارت کی پختہ فکری، علمی اُپج اور مسلسل محنت نے، ایک سے بڑھ کر ایک شمارہ پیش کیا۔ (اوّلیں شمارے پر تبصرہ دیکھیے: ترجمان، نومبر ۲۰۰۹ء)۔ ہمارے ہاں رسائل پر کم ہی تبصرے شائع ہوتے ہیں، لیکن اس مجلّے کا دامن علمی اتنا مالا مال ہے کہ تازہ شمارے کا تعارف ضروری محسوس ہوتا ہے۔

زیرِنظر شمارہ متعدد حوالوں سے اہمیّت کا حامل ہے۔ ممتاز محقق عارف نوشاہی کے 'مطالعاتِ تخصیص' (ص ۱۱-۲۵۴) ان کی تحقیق و جستجو کی عمدہ مثال ہیں، خصوصاً 'مجالس جہانگیری' (ص ۴۳-۸۶) تو خاصّے کی چیز ہے۔ جناب اکرام چغتائی (ص ۲۷۳) اور حکیم محمود احمد برکاتی (ص ۲۵۵) کے مضامین بھی معلومات افزا ہیں۔ 'دریافت وانکشاف' (ص ۲۸۹-۳۳۱) کا گوشہ شاید پاکستانی کلچر کی بحث کو تیسری مرتبہ برپا کرنے کا ذریعہ بن جائے، جس میں کلچر پر جناب فیض احمد فیض کے ایک خصوصی لیکچر اور سوال و جواب کی نشست کو پہلی مرتبہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ لیکچر ۱۹۷۴ء میں ریکارڈ کیا گیا تھا۔ جناب فیض کا لیکچر اپنے موضوع کے اعتبار سے خاصا سرسری ہے، تاہم ایک بڑے ادیب کی گفتگو کے حوالے سے غورطلب ہے۔ اس سے اگلے مضمون میں محمد حمزہ فاروقی نے فیض کے ترجمہ اقبال (پیامِ مشرق) کا غیر جذباتی، مگر لسانی، لغوی اور سخن ورانہ اُپج سے مطالعہ پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: 'فیض کی فکر، تصورات اقبال سے متناقض تھی، چناں چہ انھوں نے ترجمے میں جابجا ٹھوکر کھائی اور اصل مفہوم کو اُردو میں منتقل نہ کرسکے...... اقبال نے اگرچھوٹی بحروں میں دریا سے معانی کو غزل یا رباعی کے کوزے میں بند کیا تھا تو فیض صاحب نے طویل بحروں میں الفاظ کا گورکھ دھندا پیش کر کے مفہوم مسخ کیا'' (ص ۳۰۹)۔ اس کے بعد حمزہ فاروقی نے کلامِ اقبال، ترجمہ فیض اور شائع شدہ ترجمہ فیض کا چارٹ پیش کر کے تقابلی مطالعے کی سہولت فراہم کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ''اکثر مقامات پر نئی ترامیم پائی جاتی ہیں، جو شاید صوفی تبسم کی تراوش فکر کا نتیجہ تھیں'۔ (ص ۳۰۹)

بصیرہ عنبرین نے اُردو تضمین نگاری کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ نجیبہ عارف نے 'ادب کا نومزاحمتی رجحان' میں 'نائن الیون' کے حوالے سے مسلم دنیا کے آشوب پر لکھی گئی افسانوی تحریروں کا جامع تجزیہ پیش کیا ہے۔ یہ مقالہ ملّی درد اور تنقیدی شعور کا عمدہ نمونہ ہے۔